بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامہ

# الفضل

قادیان

یوم پنجشنبہ


## مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ ماہ احسان ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ آج بھی حضور نماز مغرب کے بعد عشاء تک خدام میں رونق افروز رہے ۔ اور حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام وسیم احمد صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو نقاہت اور درد کی شکایت ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

تعلیم الاسلام کالج موسم گرما کی تعطیلات کے سلسلہ میں ۲۵ جون سے بند ہو گیا ہے ÷



جلد ۳۴ | ۲۷ ماہ احسان ۱۳۲۵ ہش | ۲۶ رجب ۱۳۶۵ھ | ۲۷ جون ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۴۹

# آریوں میں عجیب بحث

## ویدوں کے متعلق ایشور کی عملی شہادت پر غور کریں

(از ایڈیٹر)

کیا ہی عجیب بات ہے، کہ آجکل ان ویدوں کے متعلق جن کی شکل تک ۹۹ فیصدی ہندوؤں کو دیکھنے کا بھی موقعہ نہیں ملا۔ پڑھنا اور ان سے فائدہ اٹھانا تو الگ رہا۔ ان کے متعلق آریہ اخبارات میں یہ بحث ہو رہی ہے کہ تمام صداقتیں اور سچائیاں اور ایشور کا سارا علم ویدوں میں موجود ہے یا یہ کہ جو کچھ ویدوں میں ہے وہ تو سب سچائیاں ہیں۔ لیکن ان کے سوا بھی ایسی صداقتوں کا ہونا ممکن ہے جو ویدوں میں نہیں ہیں۔

ان دونوں پہلوؤں کے متعلق بڑے زور شور سے دلائل دیئے جا رہے ہیں الفاظ کو کھینچ تان کر اپنے اپنے دعوے کی تائید میں پیش کیا جا رہا ہے۔ ایک فریق لکھتا ہے کہ "وید سے وہ سب کچھ جانا جاتا ہے۔ جس کے جاننے کی جنبش (تحریک) منشیہ (انسان) میں ہو سکتی ہے ..... وید میں کیول (صرف) اتنا ہی گیان (علم حرفت) ہے۔ جسے جاننے کی شکتی (طاقت) منشیہ میں آ سکتی ہے۔ اور تمام ان میں ایشور کا سمپورن (مکمل) گیان نہیں دیا گیا۔"

"ویدمیں پرماتما کا سارا گیان نہیں ہے صرف چنگاری ماتر ہے۔ جس کو پھونکنے سے تو گیان روپی آگ بہت بڑھ سکتی ہے۔"

دوسرا فریق اس کے مقابلہ میں یہ لکھتا ہے کہ "ویدیں سب ستیہ ودیائیں بھری ہوئی ہیں۔" (آریہ گزٹ ۲۳ جون ۱۹۴۶ء)

لیکن ان میں سے کوئی بھی یہ نہیں سوچتا کہ وید کے متعلق ایشور کی فعلی شہادت کیا کہہ رہی ہے۔ ان دونوں پہلوؤں میں سے کوئی سا لے لیں۔ سوال یہ ہے کہ اگر ایشور نے ویدوں میں اپنے تمام علوم بھر دیئے ہیں۔ اور اب کوئی بات اس کے پاس باقی نہیں، یا باقی تو ہے لیکن جس قدر علوم اور گیان کی انسان کو ضرورت پیش آ سکتی ہے۔ اور جس قدر امور اس کی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے متعلق مکمل علوم و ہدایات ویدوں میں موجود ہیں۔ تو دیکھنا یہ چاہیئے کہ کیا ایشور نے ایسے سامان بھی پیدا کئے ہیں کہ ساری دنیا کے انسان اگر چاہیں تو ویدوں سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اور کوئی یہ نہ کہہ سکے۔ کہ ایشور نے تمام ستیہ ودیائیں تو ویدوں میں بھر دیں۔ لیکن انکو ہماری دسترس سے اتنا دور کر کے رکھ دیا کہ ہم ہزار جتن کرنے کے باوجود ان کی شکل تک نہیں دیکھ سکتے۔

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ وید دنیا کی نظروں سے آج بھی اسی طرح مستور ہیں۔ جس طرح پہلے تھے۔ اور بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ کہ وید منظر عام پر آ سکیں اور حق کے متلاشیوں کو اپنی صداقتوں سے فائدہ پہنچا سکیں۔

جب صورت حالات یہ ہے۔ تو کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ وید سب ستیہ ودیاؤں کے بھنڈار ہیں۔ اور ایشور نے اپنا سمپورن گیان ان میں بھر دیا۔ ایشور نے ایسا کیوں کیا۔ کیا اس لئے کہ منش ماتر کو اپنے گیان اور ودیا سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ بخشے۔ یا اس لئے کہ اسے ڈر تھا۔ کہ اگر میں نے اپنا سارا علم اور گیان ویدوں میں نہ بھر دیا تو ممکن ہے کسی وقت مجھے بھول جائے۔ اور میں اپنی یاد تازہ نہ کر سکوں۔ اگر اول الذکر بات درست ہے۔ اور یقیناً وہی درست ہو سکتی ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ ایسے اسباب اور سامان ابھی تک پیدا نہیں کئے گئے۔ جن کے ذریعہ ویدوں کے گیان اور ودیا سے ساری دنیا کے لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس قسم کے سامان کا پیدا نہ ہونا حتیٰ کہ خود ویدوں کے ماننے والوں کا ویدوں کی زیارت تک سے محروم رہنا ثبوت ہے اس بات کا کہ ایشور کو منظور ہی نہیں کہ وید دنیا میں رونما ہوں۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی ثابت ہو گیا۔ کہ ویدوں میں اب کوئی ایسی ودیا یا گیان نہیں۔ جس سے بہتر اور جگہ سے نہ مل سکے۔ ان حالات میں آریوں کو اس قسم کی بحث میں پڑنے سے فائدہ ہی کیا ہے۔ کہ ویدیں سب کی سب صداقتیں موجود ہیں

دوسری قابل غور بات یہ ہے کہ ویدوں کی تعلیم کا نمونہ آریوں کے موجودہ زمانہ کے رشی پنڈت دیانندجی نے بڑی تحقیق و تدقیق کے بعد پیش کیا ہے۔ اور جس کے درست ہونے پر بڑا زور دیا ہے۔ اسے خود آریہ بھی جب قابل عمل نہیں سمجھتے۔ اور آئے دن حکومت سے قانون پاس کرا کر تغیر و تبدل کرتے رہتے ہیں۔ تو ویدوں کی تعلیم کو مکمل اور انسانی ضروریات کو پورا کرنے والی کیونکر کہا جا سکتا ہے۔ مثلاً پنڈت دیانندجی نے نیوگ کا حکم اور طلاق کی ممانعت ویدوں کی تعلیم قرار دی ہے۔ اسی طرح بیواؤں کی شادی کی از روئے ویدک تعلیم سخت مخالفت کی ہے۔ لیکن آریہ نیوگ کے نام سے تو کانوں پر ہاتھ دھرتے ہیں مگر بیواؤں کی شادی اور طلاق پر عمل کرتے جا رہے ہیں۔ اس سے بھی ظاہر ہے کہ ویدوں میں موجودہ زمانہ کے مطابق نہ گیان ہے نہ ودیا اور یہی حقیقت ہے ÷

ایڈیٹر :- غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا

# احمدی مجاہدین کے پیرس میں پہلے تین دن

(از محترم ملک عطاء الرحمٰن صاحب احمدی مجاہد)

خدا تعالےٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے سلسلہ کے خدام برادرم چودھری عطاء اللہ صاحب اور خاکسار فرانس میں تبلیغ اسلام اور احمدیت کے قیام کی غرض سے ۱۷ مئی کی شام کو پیرس پہنچے۔

موسم گرما میں کثرت سے لوگ انگلستان اور یورپ کے مختلف ممالک سے سیر اور تفریح کی غرض سے فرانس آتے ہیں۔ لڑائی کی وجہ سے گذشتہ چھ سال سے یہ سلسلہ منقطع تھا۔ اب لڑائی کے بعد غیر معمولی کثرت کے ساتھ لوگ اس ملک میں آ رہے ہیں۔ گذشتہ ہفتوں میں صرف انگلستان سے آنے والوں کی تعداد اوسطاً ۱۰۰۰۰ فی ہفتہ تھی۔ لڑائی کی وجہ سے پہلے ہی اس ملک میں رہائش اور کھانے کی غیر معمولی تنگی اور کمی تھی اور اب ان لوگوں کی وجہ سے اس میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔

شام کے وقت ہم گاڑی سے اترے۔ لندن سے روانگی سے قبل پیرس میں ٹھیرنے کے لئے ہم کوئی انتظام نہ کر سکے تھے۔ ان شہروں میں سٹیشنوں پر مسافر خانے نہیں ہوتے۔ گاڑی سے اترتے ہی ہم نے اپنا سامان سٹیشن پر جمع کرا دیا۔ کیونکہ سٹیشن سے باہر نکل کر کسی ہوٹل میں جگہ تلاش کرنی تھی۔ سٹیشن کے باہر متعدد ہوٹل تھے۔ چند ہوٹلوں میں جا کر معلوم کیا تو جواب ملا کہ کوئی جگہ خالی نہیں۔ کچھ سامان ہمارے پاس تھا۔ میں نے برادرم چودھری عطاء اللہ صاحب کو ایک جگہ سامان رکھ کر ٹھیرنے کے لئے کہا۔ تا کہ خود اکیلے جلد جلد اور ہوٹلوں میں پھر سکوں رات کا وقت تھا ماحول ہر طرح اجنبی تھا۔ یہاں کے در و دیوار۔ یہاں کے لوگوں اور زبان سے مکمل اجنبیت تھی۔ فرانسیسی قوم بہت متعصب تنگ دل اور ترش واقع ہوئی ہے۔ چنانچہ بجائے اس کے کہ اس دوران میں جو ہمیں ملا اجنبیت کی وجہ سے ہمارے ساتھ ہمدردی سے پیش آتا۔ ہماری اجنبی شکلوں اور لباس کی وجہ سے ہمیں مشکوک نظروں سے دیکھتا۔ یکے بعد دیگرے کئی ہوٹلوں میں پھرا۔ لیکن بے سود۔ طبعاً فکر اور مایوسی بڑھنا چاہیئے تھی۔ ان شہروں میں کوئی مسافر باہر سڑک پر بھی تو رات بسر نہیں کر سکتا۔ لیکن گونا اطمینان بھی تھا۔ آخر سڑک سے ہٹ کر ایک ہوٹل میں جانے کا اتفاق ہوا۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے ٹھیرنے کے لئے جگہ مل گئی۔ اس وقت تک ہم اسی ہوٹل میں ٹھیرے ہوئے ہیں۔ جس میں عموماً ہر روز چند ایک کمرے خالی ہوتے ہیں۔ لیکن خالی ہونے سے قبل دوپہر سے پہلے پہلے پُر ہو جاتے ہیں۔ شام کے وقت بیسیوں ہی مسافر ہوٹل میں آتے ہیں۔ لیکن انہیں مایوس ہو کر لوٹنا پڑتا ہے۔ اس وقت اکثر میں ہوٹل کے دفتر میں ہوتا ہوں۔ اور جب متعدد مسافروں کو منیجر کی طرف سے نفی میں جواب ملتا ہے۔ تو مجھے پیرس میں پہلی شب یاد آ جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ اپنے رحیم کریم خدا کی غیر متوقع اور غیر معمولی حالات میں نصرت کا ایک ایمان افروز احساس ہونے لگتا ہے۔

ہوٹل میں آنے کے بعد کھانے کے لئے جو کچھ ہمارے ساتھ تھا ہم نے کھایا۔ سفر کی وجہ سے کسی قدر ذہنی اور جسمانی کوفت تھی۔ خصوصاً جگہ کی اجنبیت کا بھی ضرور اثر تھا۔ لیکن مومن کے لئے ہر پریشانی ایک مستحسن ردّ عمل کا اکثر باعث ہو جایا کرتی ہے ہم نے اب اس ملک اور شہر میں ایک لمبا اور نامعلوم عرصہ رہنا ہے اور اپنے خدا کے دین کی اشاعت کرنی ہے۔ اسی کی تائید و توفیق سے۔ اس لئے ضروری سمجھا کہ اجنبیت کے اثرات زیادہ دیر نہیں رہنے چاہئیں۔ چنانچہ اس احساس کے ماتحت کھانے سے فارغ ہو کر ہم باہر نکلے۔ رات زیادہ ہو چکی تھی۔ یہاں ہر تیسرا مکان یا دوکان ہوٹل یا رسٹورنٹ ہے۔ باقی کاروبار تو شام سے پہلے ہی بند ہو جاتا ہے۔ ہوٹلوں میں دیر تک چہل پہل رہتی ہے۔ لیکن اس وقت وہ بھی کاروبار ختم کر رہے تھے۔ ہم کچھ وقت مختلف سڑکوں اور بازاروں میں گھومتے رہے۔ اور اس پہلے ہی موقع پر فرانسیسی قوم کے بعض مخصوص اخلاق کے دیکھنے کا اتفاق ہوا جنہیں مغربیت کی سطح پر ایک نمایاں حیثیت حاصل ہے۔

۱۸ مئی۔ پیرس اور فرانس میں ہمارا پہلا دن تھا۔ پھر اسی مذکورہ احساس کے ماتحت یہی ارادہ تھا۔ کہ بعض ابتدائی کام پہلے ہی روز ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔ چنانچہ دوپہر تک متعدد مقامات پر گیا۔ میرے ہمراہ برادرم چودھری عطاء اللہ صاحب بھی تھے۔

فی الحال دو کام مدنظر تھے۔ رہائش کا کوئی مستقل انتظام اور فرانسیسی زبان سیکھنے کے لئے معلومات کا حاصل کرنا سب سے پہلے برطانوی سفارت خانہ میں گیا۔ رہائش کے لئے امداد کے سلسلہ میں انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ اور کہا کہ پیرس میں ان دنوں یہ مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ زبان سیکھنے کے سلسلہ میں بعض اداروں کا پتہ دیا۔ اس کے بعد برطانوی قنصل خانہ میں گیا۔ وہاں بھی انہی امور کے سلسلہ میں بعض معلومات اور پتے حاصل کئے۔ وہاں سے دو تعلیمی اداروں اور ایک پرائیویٹ سکول میں گیا۔ اور ممکن معلومات حاصل کیں۔ اس دوران ایک ایسے ادارہ میں بھی گیا۔ جہاں مختلف ممالک کے طلباء کے لئے مقابلۃً بہت ہی کم خرچ پر رہائش اور کھانے کا انتظام ہے۔ ان متعدد مقامات سے ہوتا ہوا ہوٹل واپس آیا۔ بعض اور پتے حاصل کئے۔ پچھلے پہر پھر مختلف مقامات پر گیا۔ اس دوران ایک صاحب سے ملا۔ اور کسی قدر مذہبی گفتگو بھی ہوئی۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس پر اسقدر اثر ہوا کہ وہ گفتگو کے اثنا میں آبدیدہ ہو گیا۔ اس طرح پہلے ہی روز تبلیغ کا موقع بھی مل گیا۔

۱۹ مئی۔ دفاتر بند تھے۔ کہیں جا نہ سکتا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اور دفتر کو مفصل رپورٹ بھجوائی۔ ہمارے سامان میں کتابوں کا ایک بنڈل تھا۔ جو پیرس پہنچنے پر ہمیں نہ ملا تھا۔ کل اور آج پھر ہم متعلقہ دفاتر میں گئے۔ لیکن اس کا کچھ پتہ نہ چلا کہ کہاں رہ گیا ہے۔ لندن میں ڈوور یا کیلے کی بندرگاہ پر رہ گیا۔ ان تینوں مقامات پر دفتر متعلقہ کی طرف سے خطوط لکھوائے اور تاریں بھجوائیں۔

ایک فرانسیسی نوجوان سے دو اڑھائی گھنٹے تبلیغی گفتگو ہوتی رہی۔ عیسائیت کی واقعی تعلیم اور اسکی موجودہ حالت اس کے سامنے پیش کئے۔ اور اس کے مقابل پر اسلام کی تعلیم پیش کی عیسائیت کی ناگفتہ بہ حالت کے متعلق کچھ اس رنگ میں گفتگو کا موقع ملا۔ کہ وہ نوجوان بھی آبدیدہ ہو گیا۔ اور بڑے درد سے کہنے لگا۔ "افسوس ہم نے یہ مذہب اپنے آباء سے اسی رنگ میں پایا ہے۔ کہ ہم اسے چھوڑ نہیں سکتے۔ میرے والدین نے تو میرے اندر عیسائیت ہمیشہ کے لئے بھرنی چاہی ہے۔ اور بھر دی ہے۔ لیکن مجھے محسوس ہونے لگا ہے کہ آپ کی باتیں میرے عقائد سے مجھے ہلانا چاہتی ہیں"۔ یہ لوگ اپنے مذہب کے لئے اس قدر ضدی اور متعصب واقع ہوئے ہیں کہ تبدیل مذہب کا انہیں وہم بھی نہیں آ سکتا۔

۲۰ مئی۔ آج صبح پیرس میں مختلف مقامات پر مختلف امور کے سلسلہ میں چند خطوط لکھے۔ ایک پرائیویٹ تعلیمی ادارہ اور ایک دفتر میں بھی گیا۔ اس تعلیمی ادارہ کی منتظمہ سے تعلیم اور رہائش کے سلسلہ میں بعض معلومات حاصل کیں اور آخر میں اسے پون گھنٹہ کے قریب تبلیغ کی۔ اس نے بھی یہی کہا۔ "اسلام کی تعلیم کس قدر خوشنما ہے۔ مدلل اور حقائق پر مبنی ہے۔ لیکن میں رومن کیتھولک ہوں۔ یہ نہ خیال کرنا میں اپنا مذہب کبھی چھوڑ دونگی"۔

آج شام کو پھر کتابوں کا گمشدہ بنڈل لینے کے لئے متعلقہ دفتر میں گیا۔ بنڈل کیلے سے یہاں پہنچ چکا تھا۔ کسٹم والوں نے بنڈل کھلوایا۔ دستور کے مطابق نئی کتابوں پر وہ محصول لیتے ہیں۔ انہوں نے دریافت کرنا چاہا۔ کس قسم کی کتابیں ہیں۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ مذہبی کتب ہیں تو انہوں نے نکال کر دیکھنی چاہیں۔ ایک ہی قسم کی متعدد کتب دیکھنے پر انہیں غالباً کوئی شک گذرا۔ اور فرانسیسی زبان میں بڑی تیزی سے اور تیور بدل کر کبھی ہم سے اور اکثر ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگے۔ ایک نے کہا یہ تو پراپیگنڈے کی کتابیں ہیں۔ انہیں پولیس میں بھجوائینگے۔ اور سرکاری لائبریری میں بھجوائیں گے تا کہ معلوم کیا جائے کہ کس قسم کی یہ کتب ہیں۔ اور کس غرض کے لئے یہاں لائی گئی ہیں۔ ہم بنڈل لئے بغیر ہی واپس آ گئے۔

فرانس کے حالات سیاسی۔ ملکی۔ مذہبی اور قومی تبلیغ کی راہ میں بعض غیر معمولی روکیں رکھتے ہیں۔ جنہیں صرف اور صرف ہمارا خدا ہی دور کر سکتا ہے۔ جو انشاء اللہ ضرور دور کریگا۔ اور احمدیت جلد ایک دن اپنے الٰہی مقاصد میں کامیاب ہوگی انشاء اللہ۔ چند ابتدائی حالات کا ذکر اس لئے احباب کی خدمت میں کر رہا ہوں کہ وہ اپنی دعاؤں سے خدا تعالےٰ کی موعود نصرت جلد سے جلد جذب کر سکیں۔ اور دعاؤں کے ضمن میں اس دعا کے لئے بھی ادب سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کے کام جہاں یقیناً ہو کر رہیں گے۔ وہاں خدا تعالےٰ ان نالائق خدام کو بھی اس سلسلہ میں کامیاب خدمات کی توفیق بخشے۔ تا کہ ہم اپنے خدا کے حضور حاضر ہونے سے قبل اپنی قوم کے سامنے اور اپنے پیارے محسن آقا کے حضور سرخرو ہونے والے ہوں۔ آمین۔

# سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

۲۴ ماہ احسان ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۴ جون ۱۹۴۶ء

## رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے متعلق خیانت کا خیال کرنیوالے

فرمایا:- کل ایک صاحب نے وما کان لنبی ان یغلّ و من یغلل یات بما غل یوم القیامۃ کے متعلق پوچھا تھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جن لوگوں کو پہاڑ کے درے پر کھڑا کیا تھا۔ اگر ان لوگوں نے بدظنی نہ کی تھی۔ تو اس آیت کا مطلب کیا ہے۔ میں نے اس کے دو جواب دیئے تھے۔ کہ اول تو یہ خیال ان لوگوں کے چلن کے خلاف ہے۔ وہ ایسے بلند پایہ انسان تھے۔ کہ نفاق کا شائبہ تک ان میں نہ پایا جاتا تھا۔ ان کے متعلق ایسا خیال کرنا کہ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بدظنی کی بالکل غلط بات ہے۔ دوسرا جواب میں نے یہ دیا تھا۔ کہ اس وقت منافق موجود تھے اور بدظنی کرنے والے وہی ہو سکتے ہیں۔

نقاشی کی روایت کے مطابق رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جن لوگوں کو پہاڑ پر کھڑا کیا تھا۔ انہیں یہ خدشہ ہوا کہ چونکہ ابھی تک غنیمت کے متعلق احکام شریعت نازل نہیں ہوئے۔ عرب کے دستور کے مطابق کہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یہ حکم نہ فرما دیں کہ جو شخص جس قدر غنیمت اٹھائے وہ اس کی ہو جائے گی۔ اس لئے ہم بھی اپنا حصہ لے لیں۔ عرب میں غنیمت تقسیم کرنے کے دو طریق تھے اول جو غنیمت مجموعی طور پر میدان جنگ میں رہ جائے۔ اس میں ساری فوج مشترکہ طور پر حصہ دار ہوتی تھی۔ دوم قاتل اپنے مقتول کے سامان کا واحد مالک ہوتا تھا یعنی شخصی غنیمت سمجھی جاتی تھی۔ نقاشی کی اس روایت سے بدظنی اور خیانت کا وہ مفہوم جو صحابہ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کیطرف منسوب کیا گیا بالکل بدل جاتا ہے۔ اس صورت میں یہ الفاظ صرف طنز کا مفہوم ادا کرتے ہیں لیکن میں یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ اس قسم کی بات جس میں طنز کے طور پر بھی صحابہ کیطرف بدظنی منسوب ہو کہی جائے دراصل یہ روایت بھی صحیح نہیں۔ کیونکہ سیاق وسباق سے اس کا کوئی جوڑ نہیں۔ ماقبل آیات میں ان منافقین کا ذکر ہے۔ جو مدینہ میں رہ گئے تھے۔ اور لڑائی میں جانے والوں کو طعنے دیتے تھے۔ اس موقعہ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بتایا گیا تھا کہ کچھ نقصان اٹھانا پڑیگا۔ آپ نے صحابہ سے مشورہ طلب کیا۔ تو جوشیلے نوجوانوں نے جن کے ساتھ منافق بھی شامل ہو گئے۔ یہ رائے دی کہ باہر نکل کر مقابلہ کرنا چاہیئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم جب ہتھیار پہن چکے۔ تو باہر جا کر مقابلہ کرنے کا مشورہ دینے والوں نے کہا۔ ہم اپنا مشورہ واپس لیتے ہیں۔ تو حضور نے فرمایا خدا کا رسول جب ہتھیار پہن لیتا ہے۔ تو پھر پیچھے نہیں ہٹتا اس وقت منافقوں نے لیت ولعل شروع کر دی۔ اور جنگ میں شریک ہونے سے گریز کیا۔ کچھ لوگ تو راستہ سے واپس لوٹ آئے۔ احد میں جب مسلمانوں کو نقصان پہنچا۔ تو کہنے لگے ہم نہ کہتے تھے کہ نہ جاؤ نقصان ہوگا۔ مگر وہ لوگ جو درہ پر تھے مومن تھے۔ اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ منافقوں کے یہ طعنے فضول ہیں۔ پھر منافقوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر ذرا بھی تو نے ان سے سختی کی۔ تو ان کا سارا بھانڈا پھوٹ جائے گا۔ لیکن اے رسول تو ان سے نرمی کرتا جا۔ اور ان کے شر سے نڈر رہ ان کی مختصر سی تعداد کر ہی کیا سکتی ہے۔ اس کے بعد یہ آیت آتی ہے وما کان لنبی ان یغل نبی کی شان کے خلاف ہے۔ کہ وہ مال غنیمت میں خیانت کا مرتکب ہو۔

اب دیکھو ان آیات میں درہ کا ذکر ہی نہیں۔ بلکہ منافقوں کا ذکر ہے۔ پس یہ بات بھی منافقوں نے ہی کہی۔

## فرشتے اور جنات

حضور نے اس سوال کے جواب میں کہ فرشتے اور جنات کا وجود پایا جاتا ہے یا یہ طاقتوں کے نام ہیں؟ فرمایا ہم نیچریوں کی طرح یہ نہیں سمجھتے کہ یہ قوتوں کے نام ہیں۔ یہ ہستیاں ہیں مگر انسانوں سے جدا قسم کی۔ جنوں کا طبعی رحجان تاریکی اور ظلمت کی طرف ہے اور ملائکہ کا نیکی کی طرف۔

ہم اس خیال کے مخالف ہیں کہ جنّات آتے ہیں اور لوگوں کو پیار کرتے ہیں یا انہیں کھانے کی اچھی اچھی چیزیں لاکر دیتے ہیں۔ ایسا تصرف نہ فرشتوں کو حاصل ہے نہ جنوں کو۔ اگر یہ تصرف حاصل بھی ہوتا تو فرشتوں کو بدرجہ اولی ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ وہ اللہ تعالےٰ کی رحمت کے پرتو ہیں اور رحمت اس کے غضب کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اگر جنوں کی طرف بڑے بڑے کام منسوب کئے جاتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ فرشتے بھی نیکی کے ایسے ہی کام یا ان سے بڑھ کر نہ کریں۔ اور ہم ان کا مشاہدہ نہ کریں لیکن ایسا کبھی ہوا نہیں۔

پھر اگر جنوں کا وجود ایسا ہی ہے جیسا کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے تو وہ تو مسلمان ہو چکے تھے۔ اور جب وہ دوسرے لوگوں کو اعلےٰ اعلےٰ چیزیں کھانے کی لاکر دے سکتے ہیں تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کیوں نہ لاکر دیتے تھے۔ آپؐ پر اور آپؐ کے صحابہؓ پر ایسی سخت گھڑیاں آئیں کہ کئی کئی روز پتے کھاکر گزارا کرنا پڑا۔ مگر جنوں کو شرم نہ آئی کہ وہ تکلیف کی حالت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدد کرتے۔

دراصل اس طرح کی کوئی مخلوق نہیں جیسی کہ عام لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ انسانوں پر جسمانی لحاظ سے اثر انداز ہوتی ہے۔ لیکن ہم ان کے وجود سے بھی انکار نہیں کرتے۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض دفعہ دنیا میں بالکل متضاد خیالات چل پڑتے ہیں۔ حالانکہ ظاہری طور پر ہمیں ان کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ دراصل یہ خیالات فرشتوں اور جنوں کی تحریک کا نتیجہ ہوتے ہیں؟

منیر احمد رئیس

# ۲۵ ماہ احسان ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۵ جون ۱۹۴۶ء

آج بعد نماز مغرب تا عشاء کی مجلس میں حضور کی خدمت اقدس میں جو سوالات پیش کئے گئے۔ ان کے جواب بیان کرنے سے قبل حضور نے فرمایا:-

## کاغذ کے استعمال میں احتیاط کا ارشاد

ابھی جبکہ میں گھر میں تھا۔ مولوی نورالحق صاحب کے اعلان کی آواز مجھے وہاں آرہی تھی۔ انہوں نے ایک بات تو درست کہی مگر دوسری غلط۔ میں اپنے ایک خطبہ میں بیان کر چکا ہوں۔ کہ چونکہ کاغذ کی بہت دقت ہے۔ اس لئے چھوٹے سے چھوٹے کاغذ سے اپنی ضرورت پوری کرنی چاہیئے۔ کاغذ ایک قیمتی چیز ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ جب ایک سوال چھوٹے کاغذ پر لکھا جا سکتا ہے۔ تو اس کے لئے بڑا کاغذ استعمال کیا جائے۔ جتنا بھی کاغذ بچ سکے بچانا چاہیئے۔ اگر دنیاداروں کے سامنے کوئی کاغذ پیش کرنا ہو۔ تو ان کے طریق کو مدنظر رکھا جاسکتا ہے۔ مگر مومنوں کو آپس میں اس قسم کے اسراف کی ضرورت نہیں پس مجھے خواہ کتنے چھوٹے سے چھوٹے کاغذ پر کچھ لکھا جائے۔ کوئی حرج نہیں ہاں کاغذ غلیظ نہ ہونا چاہیئے۔

(یہ مولوی نورالحق صاحب کے اس اعلان پر فرمایا۔ جو انہوں نے حضور کے مسجد میں تشریف لانے سے تھوڑی دیر قبل کیا تھا کہ حضور کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے جو احباب کوئی سوال لکھ کر دیں۔ وہ بڑے کاغذ پر لکھ کر دیں۔ بعض اصحاب ایک مربع انچ کاغذ پر لکھ دیتے ہیں۔ ایسا نہیں کرنا چاہیئے)

## حضرت ابراہیمؑ کے باپ کا نام

سوال پیش ہوا کہ قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق آتا ہے۔ اذ قال ابراھیم لابیہ آزر اتتخذ اصناما اٰلھۃ۔ انی اراک وقومک فی ضلال مبین (۶-۷۵) اس میں ان

کے باپ کا نام آزر بتایا گیا ہے۔ لیکن تاریخ میں طارح نام آیا ہے۔ اصل نام کیا ہے۔

فرمایا۔ طارح نام تاریخ میں نہیں بلکہ بائبل میں آیا ہے۔ اور بائبل نہ تو کوئی تاریخ کی کتاب ہے۔ اور نہ ہم پر حجت ہے۔ اس کے اپنے بیانات ایک دوسرے سے اس قدر ٹکراتے۔ اور اتنے متضاد ہیں کہ قرآن کریم کے مقابلہ میں اسے درست کہنا بھی درست نہیں ہے۔ بائیبل میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا جو نام لکھا ہے وہ لکھنے والے ان کے وقت میں موجود نہ تھے۔ بلکہ سوا دو سو سال بعد میں پیدا ہوئے پھر ان کی بات تاریخی لحاظ سے بھی کیونکر درست مانی جا سکتی ہے۔ اور بائیبل کے بیانات کی جو حالت ہے۔ وہ اس ایک مثال سے ہی ظاہر ہے۔ کہ بائیبل میں لکھا ہے حضرت موسےٰؑ کے ساتھ مصر سے جو لوگ نکلے ان کی تعداد ۶ لاکھ تھی۔ اور یہ وہ تھے جو مرد جوان لڑائی کے قابل تھے۔ اس لحاظ سے گویا کل مرد۔ عورتیں اور بچے ۲۴-۲۵ لاکھ کے قریب ہو گئے۔ لیکن یہ بالکل ناممکن ہے کہ سوا دو سو سال کے عرصہ میں بنی اسرائیل کی اس قدر تعداد بڑھ سکے۔ زیادہ سے زیادہ یہ تعداد ۸ ہزار تک بڑھ سکتی ہے۔ بشرطیکہ ان میں کوئی عورت بانجھ نہ ہو۔ اور کوئی مرد نامرد نہ ہو۔ گویا اگر نسل کی انتہائی ترقی رکھی جائے۔ جو دنیا میں کسی قوم کی نہیں ہوتی۔ اور یہ تسلیم کر لیں کہ ہر چالیس سال میں ان لوگوں کی تعداد دوگنی ہو جاتی تھی۔ تو حضرت موسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ان کی تعداد ۸ ہزار ہونی چاہیئے مگر بائیبل کہتی ہے کہ ۶ لاکھ جوان لڑنے والے حضرت موسےٰؑ کے ساتھ تھے۔ گویا اس وقت بنی اسرائیل کی تعداد ۲۴-۲۵ لاکھ کے قریب تھی۔ یہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے اپنے زمانہ کی بات بائیبل بیان کر رہی ہے مگر قرآن کریم دو ہزار سال کے بعد حضرت موسےٰ علیہ السلام کے زمانہ کی یہ بات ان الفاظ میں بیان کرتا ہے۔ کہ ھم الوفٌ۔ وہ چند ہزار تھے۔ اور یہ وہی مقدار ہے۔ جو بنی اسرائیل کی زیادہ سے زیادہ نسل بڑھنے کے متعلق میں نے اندازہ لگا کر پیش کی ہے۔

پس یہ حالت جس کتاب کی ہو۔ اسے تاریخ کی کتاب کس طرح قرار دیا جا سکتا ہے۔ وہ تاریخ نہیں بلکہ قصہ کہانیوں کی کتاب ہے۔ اگر ہم اس کا احترام کرتے ہیں تو اس لئے کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا یہ اپنی اصلی حالت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اتری تھی۔

پھر تورمیت کہتی ہے۔ کہ حضرت ہارونؑ نے شرک کیا۔ اور اپنے ہاتھ سے پرستش کے لئے بچھڑا بنایا۔ مگر قرآن کریم کہتا ہے۔ حضرت ہارونؑ نے شرک نہیں کیا بلکہ انہوں نے دوسروں کو شرک سے روکنے کی کوشش کی۔ اور یہی بات ایک نبی کی شان کے شایاں ہے۔ نہ کہ وہ جو بائیبل کہتی ہے۔

ہاں ہمارا میلان اسی طرف ہے۔ کہ قرآن کریم میں جس شخص کا ذکر آذر کے نام سے ہے۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چچا تھا۔ باپ نہیں تھا۔ اور ان کی جنگ چچا سے تھی۔ باپ سے نہیں تھی۔ لیکن جہاں انہوں نے دعا کی ہے۔ وہ اپنے باپ کے لئے کی ہے۔

## مریض سے جھوٹ

عرض کیا گیا۔ اگر کسی بیمار سے جو قریب المرگ ہو۔ اس کی تسلی کے لئے یہ کہا جائے کہ آپ اچھے ہو جائیں گے۔ فکر نہ کریں۔ تو یہ جھوٹ ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو پھر جھوٹ کی تعریف کیا ہے۔

فرمایا ہم تو یہ سمجھ نہیں سکتے۔ کہ کوئی ڈاکٹر بھی کسی بیمار کے متعلق قطعی طور پر یہ کہہ کس طرح سکتا ہے۔ کہ وہ ضرور مر جائیگا۔ بڑے بڑے خطرناک بیماروں کے متعلق ڈاکٹر کہہ دیتے ہیں کہ یہ بچ نہیں سکتے۔ مگر وہ بچ جاتے ہیں۔ ایسی کئی مثالیں ملتی ہیں۔ حال ہی کا واقعہ ہے۔ (الفضل کی کوتاہی ہے کہ اس نے اسے ابھی تک شائع نہیں کیا۔ میں نے اسے بھیج دیا تھا) لاہور کے ایک مخلص احمدی تھے۔ کریم بخش صاحب پہلوان ان کا نام تھا۔ وہ اب بھی اکھاڑہ میں جایا کرتے تھے۔ ایک دن گئے تو وہاں بیہوش ہو گئے۔ غیر احمدیوں نے ان کی حالت دیکھ کر سمجھ لیا۔ کہ فوت ہو گئے ہیں۔ اور ساتھ ہی غیر احمدیوں نے یہ مشہور کر دیا۔ کہ انہوں نے مرتے وقت احمدیت سے توبہ کر لی ہے۔ اور کہہ گئے ہیں کہ میری ساری جائیداد انجمن نعمانیہ کو دے دی جائے۔ ان کو مردہ سمجھ کر پولیس غیر احمدیوں سے اٹھوا کر انہیں گھر لائی۔ تو کچھ سانس معلوم ہوا۔ اور ان کے احمدی رشتہ داروں نے ڈاکٹر کو بلا کر دکھایا۔ تو انہوں نے بتایا۔ فالج کا شدید حملہ ہے۔ اور اب زندگی کی کوئی امید نہیں ہے۔ اس پر احمدیوں نے دعائیں کرنی شروع کیں۔ کہ خدا تعالےٰ ان کو اتنی مہلت عطا کر دے کہ اپنی احمدیت کا اعلان کر سکیں۔ چنانچہ صبح کو وہ پوری طرح ہوش میں آ گئے۔ اور انہوں نے توبہ کرنے کی بیہودہ افواہ کو سنکر بڑی حیرت کا اظہار کیا۔ اور احمدیت پر قائم ہونے کا اقرار کیا۔ اب چند روز ہوئے۔ وہ فوت ہوئے ہیں۔

تو کوئی کسی بیمار کے متعلق کس طرح کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ یقینی طور پر اب مر جائے گا۔ ادھر رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ لکل داءٍ دواءٌ۔ کہ ہر مرض کی دوا ہے اس صورت میں مریض کو تسلی دینا اور یہ کہنا کہ تم خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھے ہو جاؤ گے یہی کہنا درست ہے۔ اور اس کے خلاف کہنا جھوٹ ہے۔

## جان کنی کی "تکلیف"

ایک سوال یہ پیش کیا گیا۔ کہ کیا مرتے وقت جان کنی کی تکلیف گنہگاروں کو زیادہ ہوتی ہے۔ فرمایا یہ اسلام کی تعلیم نہیں۔ بلکہ ہندوؤں کی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں سمجھا کرتی تھی کہ جس کو جان کنی کی تکلیف ہو۔ وہ گنہگار ہوتا ہے۔ مگر جب رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تکلیف دیکھی۔ تو میں نے سمجھا یہ بات غلط ہے۔ پس یہ بات کہ جان کنی کی تکلیف گناہ کی وجہ سے ہوتی ہے۔ بالکل غلط ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بڑھ کر معصوم کون ہو سکتا ہے۔ آپؐ تو معصوم گر تھے۔ مگر یہ تکلیف آپ کو بھی ہوئی۔ دراصل یہ تکلیف جسمانی حالت سے تعلق رکھتی ہے۔ کمزور۔ بوڑھے اور دائم المرض خموشی سے جان دے دیتے ہیں۔ لیکن طاقتور۔ جوان اور تھوڑا عرصہ بیمار رہنے والے جان کنی کے وقت تکلیف کا اظہار کرتے ہیں۔ پس اس کا تعلق شریعت سے نہیں۔ بلکہ جسم کی حالت سے ہے۔ اور یہ ایسی ہی بات ہے۔ کہ ٹھنڈا پانی کسی مومن پر ڈالا جائے یا کسی کافر پر۔ دونوں اس کی ٹھنڈک محسوس کریں گے۔ پس طاقت کی حالت میں نزع کی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ اور کمزوری میں نہیں۔ تکلیف محسوس ہونا گناہ کی وجہ سے نہیں اور محسوس نہ ہونا نیکی کے باعث نہیں۔

## جنگ اور دھوکہ

عرض کیا گیا اگر کسی کو دھوکہ دینا ناجائز ہے۔ تو جنگ میں سوئے ہوئے دشمن پر حملہ کر دینا اور اپنے آپ کو تھوڑے ظاہر کرنا اور چھپائے رکھنا کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔

فرمایا سوئے ہوئے دشمن پر حملہ کرنا تو اسلام میں ناجائز ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا طریق یہ تھا۔ کہ جب آپؐ جنگ کے لئے نکلتے۔ اور رات ہو جاتی تو منزل مقصود کے قریب پہنچ کر ٹھیر جاتے۔ اور صبح کے وقت فرماتے اذان دو۔ اس کے بعد نماز پڑھتے اور پھر دشمن کے خلاف کوچ کرتے۔ پس شب خون مارنا کفار کا طریق ہے مسلمانوں کا نہیں۔ باقی رہا اپنے آپ کو چھپانا یہ دھوکہ نہیں بلکہ اپنے آپ کو دشمن کی زد سے بچانا اور محفوظ رکھنا ہے۔ اور کئی کام ایسے ہیں جو دوسروں کے سامنے نہیں کئے جاتے مگر علیحدگی اور پردہ میں کئے جاتے ہیں۔ مگر انہیں دھوکہ نہیں کہا جا سکتا۔ دھوکہ وہ ہوتا ہے۔ جس میں دوسرے کا حق مارا جائے۔ اپنے آپ کو محفوظ رکھنا دھوکہ نہیں ہے۔

## اتمام حجت کے بغیر عذاب نہیں

عرض کیا گیا اگر ایک شخص کم عقل اور بے علم ہو۔ تو کیا امام الزمان کو نہ پہچاننے اور آپ پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے مورد عذاب ہوگا۔

فرمایا نہیں ایسا نہیں ہوگا۔ جس پر حجت تمام نہ ہوئی ہو۔ اسے عذاب نہ ہوگا۔ مگر کافر سب نہ ماننے والوں کو کہا جائے گا۔ جو نہیں مانتا چاہے عقل و سمجھ رکھتے ہوئے یا بے عقلی کی وجہ سے اس کے متعلق کافر کا لفظ بولیں گے۔ باقی جس پر حجت تمام نہ ہوئی ہوگی۔ اسے عذاب نہ ہوگا۔ قیامت کے دن کئی مومن کہلانے والے دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ اور کئی کافر جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ کیونکہ مومن کہلانے والوں نے ایمان کا جبہ تو پہنا مگر اپنے اندر حقیقت نہ پیدا کی۔ اس لئے جہنم میں ڈالے گئے۔ اور کئی کافر ایسے تھے۔ جن پر خدا تعالےٰ کے نزدیک حجت تمام نہ ہوئی۔ اس لئے جنت میں داخل کئے گئے۔

(خاکسار غلام نبی)

196

# آپس کے تمام جھگڑے ختم کرو اور صلح میں پہل اختیار کرو

جب تحریک جدید کے مطالبات کا آغاز تھا۔ تو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد نور میں ایک نہایت ہی لطیف اور روح پرور خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ جس میں حضور نے فرمایا۔ ہر ایک احمدی ابھی سے اس بات کا عہد کرے۔ کہ وہ اپنے کسی بھائی کے خلاف دل میں کدورت نہیں رکھے گا۔ اور جس جس دوست سے یا عزیز یا رشتہ دار سے اس کی کسی بات پر رنجش ہوگی۔ وہ خود اس کے پاس جائے گا اور کہے گا۔ کہ آؤ بھائی ہم صلح کر لیں۔ تم ہمارا اگر کوئی قصور سمجھتے ہو تو ہمیں معاف کر دو۔ اور ہماری طرف سے بھی یقین رکھو کہ ہمارے دل میں بھی قطعاً کوئی ناراضگی یا کدورت نہیں

حضور کے اس خطبہ کا اتنا گہرا اثر ہوا کہ خود قادیان میں ہم نے دیکھا کہ بعض گھر جن میں کئی کئی مہینوں سے رنجشیں چلی آتی تھیں۔ حضور کی اس تقریر کے بعد دور ہو گئیں۔ لوگوں نے ایک دوسرے کے گھروں میں جا کر ملاقاتیں کیں اور مبارکبادیں دیں کہ الحمد للہ کہ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے درمیان پھر محبت اور اخوت کے تعلقات قائم ہو گئے۔

اس نظارہ کو ایک عرصہ گذر گیا۔ اور آج جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جماعت کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس وقت کی نسبت بے حد وسعت عطا فرمائی۔ ہماری جماعت کے بعض اصحاب ایسے ہیں جو چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑ پڑتے ہیں۔ اور ذرا سی رنجش کی بنا پر اپنے بھائی سے کلام تک کرنا پسند نہیں کرتے تو بہت رنج ہوتا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے متواتر احباب کو یہ تلقین فرمائی ہے کہ دین کی جنگ میں کامیابی کا انحصار ایمان و اخوت کی پختگی پر ہے۔ اور وہی قوم دنیا میں فتح پاتی ہے جو بنیان مرصوص ہو کر لڑے۔

احباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اگر انہیں ایک دوسرے کا بھائی بھائی بنایا ہے۔ ان کے پہلے بھائی ناراض ہو گئے تھے صرف اس خطا پر کہ انہوں نے کیوں اس زمانے کے امام کو شناخت کیا۔ لیکن خدا نے انہیں نئے بھائی دے دیئے۔ اب ان کا فرض ہے کہ وہ رشتے جو خدا نے خود اپنی جناب سے ان کے لئے پسند فرمائے انہیں مسخ نہ کریں۔ بلکہ ان کی قدر کریں۔ آخر ہم سب انسان ہیں۔ اور انسانوں سے غلطیاں ہوتی ہیں۔ لیکن انتہائی کینہ خو ہے وہ انسان جو اپنے بھائی کی غلطی پر اس کی ندامت دیکھ کر بھی اسے معاف نہیں کرتا۔ بلکہ ندامت کو بھی جانے دو میں تو کہوں گا تم خود اپنا رویہ ایسا رکھو کہ دوسروں کو ندامت پیدا ہو۔ آخر کیا آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ الفاظ نہیں پڑھے کہ "تم سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل کرو"۔ حضور کے اس فقرے میں ایمانی زندگی کی کتنی عظیم الشان صداقت بیان کی گئی ہے۔ فرض کیجئے زید اور بکر دونوں احمدی ہیں۔ لیکن کسی بنا پر ان کے جذبات جوش میں آ جاتے ہیں۔ اور ان کی آپس میں سخت شکر رنجی ہو جاتی ہے۔ زید اپنے گھر آ جاتا ہے اور بکر اپنے گھر۔ اب اگر ان کا ایمان حقیقی ہے تو زید جب اپنے گھر میں آئے گا تو سوچے گا کہ اس نے کیا کیا۔ فرض کیجئے اس کا نفس اسے کہے کہ اس نے جو کچھ کیا بالکل درست کیا۔ کیونکہ بکر نے بات ہی ایسی کی تھی۔ ادھر بکر اپنے گھر جاتا ہے اور سوچتا ہے کہ زید نے اس کے ساتھ کیا کیا۔ اس کا نفس اسے یقین دلاتا ہے کہ زید کا اشتعال ناقابل برداشت تھا۔ لیکن جذبات کی موجیں جب ٹھنڈی پڑتی ہیں۔ اور ایمان اپنی اصلی سطح پر آتا ہے تو زید سوچے گا کہ خواہ کچھ ہو مجھے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ تعلیم کبھی نہیں بھولنی چاہیئے۔ کہ صلح بہتر ہے۔ اور یہ کہ سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل کرو۔ ادھر اگر بکر میں حقیقی ایمان ہے تو وہ بھی بعینہ اسی انداز میں سوچے گا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کا یہ حکم کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ کہ اپنے بھائی کا قصور معاف کرنا ہی بہت بڑی نیکی ہے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ دو انسان جو پہلے ایک اور قسم کے جذبات سے مغلوب ہو کر لڑ رہے تھے۔ اب دوسری قسم کے جذبات سے بھرپور ہو کر صلح اور محبت کی طرف قدم اٹھا رہے ہوں گے۔ اور خدا تعالیٰ کی رحمت کی چادریں ان کے سروں پر ہوں گی۔

کاش ہمارے بھائی۔ ہمارے پیارے آقا کے الفاظ کو بغور دیکھیں۔ اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ تا ہماری وہ قوت جو سخت مجبوری کی حالت میں ہمارے اپنے مناقشات کو ختم کرنے پر صرف ہوتی ہے وہ کسی نیک اور بہتر کام میں خرچ ہو۔ اگر ہر بیعت کنندہ اپنے نفس میں سوچے کہ اس نے جو مقدمہ قضا میں یا کسی عدالت میں دائر کیا ہے کیا وہ اس کے مقامی احباب کے سمجھوتہ سے یا اس کے ضلع کے یا اس کے صوبہ کے احباب کے سمجھوتے سے طے ہو سکتا ہے کہ نہیں۔ اور ادھر فریق ثانی بھی یہ سوچے کہ آخر اس پر جو مقدمہ دائر کیا گیا ہے اس میں ظالم کون ہے۔ اگر وہ سمجھے کہ مدعی ظالم ہے تو کیا وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے ماتحت اتنا نہیں کر سکتا کہ ظالم کے پاس جائے اور اس سے معافی طلب کرے۔ پھر کیا وہ احمدی جو اپنے دوسرے بھائی کو اپنی طرف آتا دیکھے گا اتنا ہی ظالم ہوگا کہ وہ اس سے خندہ پیشانی سے بات نہیں کرے گا۔

خاکسار عبد السلام اختر ایم اے۔ نائب ناظر تعلیم و تربیت

# اشتراک الالسنہ فی دلائل عربی ام الالسنہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب منن الرحمٰن میں یہ ثابت فرمایا ہے۔ کہ عربی زبان ام الالسنہ ہے۔ پہلی دلیل حضور پرنور نے یہ دی ہے کہ زبانوں پر نظر ڈالنے سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ دنیا کی تمام زبانوں کا باہم اشتراک ہے۔ پھر ایک دوسری عمیق اور گہری نظر سے یہ بات بپایہ ثبوت پہنچتی ہے۔ جو ان تمام مشترک زبانوں کی ماں زبان عربی ہے۔ جس سے یہ تمام زبانیں نکلی ہیں۔ اور پھر ایک کامل اور نہایت محیط تحقیقات سے یعنی جبکہ عربی کی فوق العادت کمالات پر اطلاع ہو۔ یہ بات ماننی پڑتی ہے۔ کہ یہ زبان نہ صرف ام الالسنہ ہے بلکہ الٰہی زبان ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے خاص ارادہ اور الہام سے پہلے انسان کو سکھائی گئی۔ اور کسی انسان کی ایجاد نہیں۔ اور پھر اس بات کا نتیجہ کہ تمام زبانوں میں سے الہامی زبان صرف عربی ہی ہے۔ یہ ماننا پڑتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی اکمل اور اتم وحی نازل ہونے کے لئے صرف زبان عربی ہی مناسبت رکھتی ہے۔ ........ اور چونکہ یہ دلیل قرآن نے ہی بتلائی اور قرآن نے ہی دعوے کیا اور عربی زبان میں کوئی دوسری کتاب مدعی بھی نہیں۔ اس لئے بعد اثبات قرآن کا منجانب اللہ ہونا۔ اور سب کتابوں پر مہیمن ہونا ماننا پڑا۔ . . . . . تنقیح کے تین امروں سے پہلا امر جو اشتراک الالسنہ ہے۔ اس کا فیصلہ ہماری اس کتاب میں ایسی صفائی سے ہو گیا ہے۔ جو اس سے بڑھ کر کسی اعلیٰ تحقیقات کے لئے کوئی کارروائی متصور نہیں۔ کیونکہ اشتراکیت کے ثابت کرنے کے لئے صرف ایک لفظی اشتراک دکھلا دینا کافی ہوتا ہے" صفحہ ۵ آج بندہ بفضلہ تعالیٰ چند ایک مثالوں سے ثابت کرتا ہے کہ یورپ کی زبانیں بھی عربی کے ام الالسنہ ہونے کی شہادت دے رہی ہیں۔ چند ایک نام مشترک نیچے لکھے جاتے ہیں۔ غور کرنے سے صاف پتہ لگتا ہے کہ اصل زبان واقعی عربی ہے اور عربی سے ہی وہ الفاظ اور نام لئے گئے ہیں۔

| عربی | اردو | اطالینی | فرنچ | فارسی | انگلش |
|---|---|---|---|---|---|
| (۱) ام | ماں | madre مادرے | mama ماما | مادر | Mother |
| (۲) اب | باپ | padre پادرے | pere پیرا | پدر | Father |
| (۳) سکر | شکر (کھانڈ) | Zucchuro زکورو | Suere | شکر | Suger |
| (۴) قمیص | قمیص | Carmicia | Kamize | قمیص | Shirt |
| (۵) دینار | سکہ دینار | Denaro | . | دینار | Denar |
| (۶) القطة | بلی | Gatto گاتو | . | گربہ | Cat |
| (۷) مِیْ | میرا یا میری | Mio | . | مرا | My |
| (۸) جنینة | باغ | Gardene | . | گلستان | Garden |
| (۹) رئیس | رئیس | Ricco ریکو | . | رئیس | Rich |

# خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا آٹھواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۱۸-۱۹-۲۰ اخاء ۱۳۲۵ھ / اکتوبر ۱۹۴۶ء کو منعقد ہوگا سجو خدام اور مجالس اس اجتماع میں شریک ہو چکی ہیں۔ وہ اس کے فوائد سے بے خبر نہیں: اور ان کو معلوم ہے۔ کہ یہ تین دن کس قدر دلچسپی و مصروفیت کے ہوتے ہیں۔ اور تربیتی لحاظ سے کس قدر ضروری ہیں۔ اور ان دنوں سے فائدہ نہ اٹھانا کس قدر نقصان کا موجب ہے۔

اجتماع کا نظارہ نہائیت دلفریب ہوتا ہے۔ جماعت کے نوجوان اور بچے تین دن کے لئے اپنے گھروں سے الگ ہو کر قربانی کی تیاری کی خاطر اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے کپڑے کے گھروں میں رہتے ہیں۔ اطاعت امیر کا سبق عملی صورت میں سیکھتے اور نظام کی برکات سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ہر چھوٹا اور بڑا مجسم اطاعت کا نمونہ ہوتا ہے۔ ادھر آواز اٹھی اور ادھر سب حاضر۔ اور یہ جماعت ایسا خوشکن نظارہ پیش کرتی ہے۔ کہ آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پیشتر کا زمانہ جو ہم تاریخوں میں پڑھتے ہیں۔ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ روح بے اختیار آستانہ الٰہی پر سجدہ ریز ہونے کیلئے تڑپتی ہے۔ اور خدا کی حمد کے گیت گاتی ہے۔ جس نے ہم جیسے گنہگاروں کو آخرین منھم کی جماعت میں شامل کر کے پہلوں سے ملا دیا۔ اور ان انعامات کے دروازے ہم پر بھی اسی طرح کھول دیئے۔ جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے کھولے تھے۔

پس دوستو یہ کچھ کم اعزاز نہیں۔ کہ ساڑھے تیرہ سو سال بعد ہم پر خدا نے فضل کیا۔ اور صحابہ کے زمانے کی قربانیوں کے مواقع ہمارے لئے حضرت مصلح موعود کے زمانہ میں میسر کر کے ہمیں ان کے برابر ثواب میں شامل ہونے کا موقع دیا۔

پس اپنے اجتماع میں زیادہ سے زیادہ شامل ہو کر اس کی برکات سے فائدہ اٹھانا ہم سب کا فرض ہے۔ بے شک یہ ٹریننگ مشقت طلب ہے۔ مگر محنت سے حاصل کیا ہوا انعام زیادہ مزہ دیتا ہے۔

آؤ ہم ابھی سے ارادہ کریں۔ کہ اس اجتماع میں شامل ہو کر آنے والی قربانیوں کی ادائیگی کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں گے۔ خود شامل ہوں گے۔ دوسروں کو شامل کریں گے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان)

## نقشہ بیعت ممالک بیرون ہند بابت مئی ۱۹۴۶ء

مئی ۱۹۴۶ء میں ممالک بیرون ہند میں ۱۰ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ نومبائعین میں سے ۵ مصری ۲ شامی۔ ایک سوڈانی اور دو انگریز ہیں۔ باقی ممالک سے بیعت کی اطلاعات وصول نہیں ہوئیں۔ تفصیلی نقشہ درج ذیل ہے۔ (انچارج دفتر بیعت قادیان)

| نمبر شمار | نام ملک | تعداد بیعت | نمبر شمار | نام ملک | تعداد بیعت | نمبر شمار | نام ملک | تعداد بیعت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | نائیجیریا یا افریقہ | × | ۹ | مصر | ۵ | ۱۷ | جاوا | × |
| ۲ | گولڈ کوسٹ " | × | ۱۰ | شام | ۲ | ۱۸ | سماٹرا | × |
| ۳ | سیرالیون " | × | ۱۱ | فلسطین | × | ۱۹ | سٹریٹ سٹیلمنٹ | × |
| ۴ | کینیا کالونی " | × | ۱۲ | عراق | × | ۲۰ | آسٹریلیا | × |
| ۵ | ٹانگانیکا " | × | ۱۳ | سوڈان | ۱ | ۲۱ | سیلون | × |
| ۶ | یوگینڈا " | × | ۱۴ | انگلستان | ۲ | ۲۲ | برما | × |
| ۷ | زنجبار " | × | ۱۵ | یونائیٹڈ سٹیٹ آف امریکہ | × | ۲۳ | ایران | × |
| ۸ | ماریشس " | × | ۱۶ | ارجنٹائن | × | ۲۴ | اٹلی | × |

**ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے (ایڈیٹر)**

# نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم جولائی ۱۹۴۶ء سے ریلوے ٹائم ٹیبل میں حسب ذیل تبدیلیاں ہوں گی۔ حسب ذیل مسافر گاڑیاں مندرجہ سٹیشنوں کے درمیان نئے اوقات پر چلیں گی

| نمبر گاڑی | از اسٹیشن | روانگی | تا اسٹیشن | آمد |
|---|---|---|---|---|
| ۶۸ ڈاؤن | لاہور | ۱۳ — ۰ | امرت سر | ۱۴ — ۳۳ |
| ۷۵ اپ | امرت سر | ۶ — ۱ | لاہور | ۷ — ۲۵ |
| ۱۹۳ اپ | نانانوالہ | ۸ — ۴۷ | لاہور | ۱۱ — ۵۵ |
| ۳۵۷ اپ | کوروکشیتر | ۷ — ۴۷ | نروانہ | ۱۱ — ۲۰ |
| ۳۵۹ اپ | کوروکشیتر | ۱۹ — ۴۵ | نروانہ | ۲۲ — ۴۱ |
| ۳۵۸ ڈاؤن | نروانہ | ۱۲ — ۵۵ | کوروکشیتر | ۱۶ — ۲۵ |
| ۳۶۰ ڈاؤن | نروانہ | ۴ — ۶ | کوروکشیتر | ۶ — ۵۲ |
| ۹۰ ڈاؤن | لالہ موسیٰ | ۵ — ۰ | ڈنگہ | ۵ — ۳۶ |
| ۲۵۲ ڈاؤن | ملکوال | ۱۶ — ۵۵ | خوشاب | ۲۲ — ۲۵ |
| ۸۰ ڈاؤن | لالہ موسیٰ | ۱۸ — ۵۵ | ہنڈے والی | ۱ — ۷ |
| ۱۸۷ اپ | لائلپور | ۴ — ۵۰ | لالہ موسیٰ | (لالہ موسیٰ سے توسیع) ۱۶ — ۰ (لالہ موسیٰ کیطرف توسیع) |
| ۸۹ اپ | سرگودھا | ۱۶ — ۱۵ | لالہ موسیٰ | ۲۰ — ۰ |
| ۲۶۱ اپ | کھیوڑہ | ۱۶ — ۳۰ | ملکوال | ۱۸ — ۵ |
| ۲۵۹ اپ | بھیرہ | ۱۸ — ۲۵ | ملکوال | ۱۹ — ۳۰ |
| ۲۶۰ ڈاؤن | ملکوال | ۱۶ — ۴۴ | بھیرہ | ۱۷ — ۵۰ |
| ۴۴۶ ڈاؤن | سانگلہ ہل | ۱۴ — ۴۳ | لائلپور | ۱۵ — ۵۸ |
| ۴۴۴ ڈاؤن | سالار والہ | ۲۱ — ۳۰ | چک جھمرہ | ۲۱ — ۵۱ |
| ۴۷ ڈاؤن | جھنگ مگھیانہ | ۵ — ۲۵ | شورکوٹ روڈ | ۷ — ۲۵ |
| ۳۰۵ اپ | سیالکوٹ | ۱۱ — ۳۲ | امرت سر | ۱۸ — ۳۸ |
| ۳۰۶ ڈاؤن | پسرور | ۱۲ — ۱۵ | سیالکوٹ | ۱۳ — ۳۰ |
| ۲۹۸ ڈاؤن | نارووال | ۵ — ۴۵ | سیالکوٹ | ۸ — ۵۵ |
| ۲۹۴ ڈاؤن | سیالکوٹ | ۱۷ — ۵۰ | وزیر آباد | ۱۹ — ۲ |
| ۴۶۰/۴۶۱/۴۶۰ | نواں شہر دوآبہ | ۱۰ — ۵۷ | جیجوں دوآبہ | ۱۳ — ۳۰ |
| ۴۰۰/۴۰۱/۴۰۰ | نواں شہر دوآبہ | ۲۰ — ۰ | جیجوں دوآبہ | ۲۲ — ۱۸ |
| ۳۹۹/۳۹۷/۳۹۹ | جیجوں دوآبہ | ۵ — ۵۵ | نواں شہر دوآبہ | ۸ — ۲ |
| ۳۹۵/۴۰۲/۳۹۵ | جیجوں دوآبہ | ۱۴ — ۵۵ | نواں شہر دوآبہ | ۱۷ — ۱۱ |
| **زائد گاڑیاں** | | | | |
| ۱۲۵ اپ | امرت سر | ۱۳ — ۵۵ | لاہور | ۱۵ — ۲۵ |

**یہ گاڑیاں منسوخ ہو گئیں**

۱۲۶ اپ لاہور اور امرت سر کے درمیان

**حسب ذیل گاڑیاں مندرجہ سٹیشنوں پر کھڑی نہ ہوں گی**

۱۸۹ اپ ——— جوڑہ کرنانہ پر

۴۴۴ ڈاؤن ——— ساہیانوالہ پر

**حسب ذیل گاڑیاں مندرجہ سٹیشنوں پر کھڑی ہوں گی**

۹۰ ڈاؤن ——— جوڑہ کرنانہ

۷۵ اپ ——— اٹاری

۶۸ ڈاؤن ——— اٹاری

۴۴۶ ڈاؤن ——— ساہیانوالہ

درمیانی سٹیشنوں پر اوقات کے سلسلے میں متعلقہ سٹیشن ماسٹروں سے دریافت کیا جا سکتا ہے

یکم جولائی ۱۹۴۶ء کے بعد کا سرکاری ٹائم ٹیبل ریلوے بک سٹالوں سے ۳ آنے میں خریدا جا سکتا ہے

**چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ**

197

# راشننگ کو وسعت دینے کے ۸ وجوہ

ہندوستان کے اکثر علاقوں کو قحط کا زبردست خطرہ ہے۔
غذا کی پیداوار ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کافی نہیں۔
اناج کی عالمگیر کمی کی وجہ سے واقعی کمی پوری کرنے کیلئے برآمد ممکن نہیں ہے۔
غذا کی ضروری اجناس کو سٹہ بازوں کے دائرہ عمل کی حدود میں نہیں چھوڑا جاسکتا۔
قیمتوں کا کنٹرول قائم رکھنا ضروری ہے۔
اناج ضائع کرنے کی حرکت کا خاتمہ ہونا چاہیئے۔
فاضل اناج کے علاقوں میں راشننگ سے کمی کے علاقوں میں اناج ملنا ممکن ہونا چاہیئے۔
کمی کے علاقوں میں بھی ہر ایک کو مساوی غذا ملتی ہے۔

اب تک تقریباً ۱۳ کروڑ انسانوں کی آبادی کے لئے جو شہروں اور گاؤں میں بسی ہوئی ہے۔ راشننگ کیا جا چکا ہے۔ دوسرے قصبات اور علاقوں کو بھی اس فہرست میں شامل کیا جارہا ہے۔ غذا کے راشننگ میں تعاون آپکا فرض ہے۔ راشننگ کے قواعد پر ایمانداری سے عمل کیجئے۔ اس طرح اپنا فرض ادا کیجئے اور جانیں بچائیے۔



خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

**نئی دہلی ۲۶ جون۔** آج صبح کانگرس کی مجلس عاملہ کا اجلاس پھر منعقد ہوا۔ ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد ملتوی ہوگئی۔ کیونکہ چند ممبروں نے وزارتی مشن اور وائسرائے سے ملاقات کرنی تھی۔ چنانچہ مولانا آزاد صدر کانگرس۔ پنڈت نہرو۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل اور ڈاکٹر راجندر پرشاد وائسریگل لاج چلے گئے۔ اور گھنٹہ بھر ملاقات کرنے کے بعد واپس آگئے۔ دوپہر کو دو بجے پھر مجلس عاملہ کا اجلاس ہوا۔ جس میں گاندھی جی بھی شامل ہوئے

**نئی دہلی ۲۶ جون۔** وائسرائے اور وزارتی وفد کے ممبروں نے آج پھر کئی گھنٹوں تک باہمی مشورہ کیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اگلے چوبیس گھنٹوں میں مشن اور وائسرائے کی طرف سے مشترکہ طور پر ایک اہم بیان جاری کیا جا سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ بیان آج رات کو ہی شائع ہو جائے۔

**لکھنؤ ۲۶ جون۔** صوبائی گورنمنٹ نے ایک پریس نوٹ میں واضح کیا ہے کہ اسے صوبے کے مزدوروں کے مطالبات سے دلی ہمدردی ہے۔ چنانچہ ان کے مطالبات پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جا رہی ہے اور کسی حد تک ان مطالبات کو منظور کر کے ان پر عمل کرنا بھی شروع کر دیا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ پھر بھی مزدوروں کی طرف سے سٹرائک کرنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ گورنمنٹ اپیل کرتی ہے کہ ملک کے نازک صورت حالات کے پیش نظر ہڑتال نہ کی جائے۔

**ڈربن ۲۶ جون۔** کل پولیس نے ہندوستانیوں کو سول نافرمانی کرنے کی پاداش میں گرفتار کر لیا

**لنڈن ۲۶ جون۔** اتحادی اقوام کی طرف سے اٹامک طاقت پر کنٹرول کرنے کے لئے جو کمیشن مقرر کیا گیا ہے۔ اس نے ایک کمیٹی تفصیلی سکیم وضع کرنے کے لئے مقرر کر دی ہے۔

**نئی دہلی ۲۶ جون۔** کل رات کو وائسرائے کی طرف سے ایک خط مسٹر جناح کو ملا تھا۔ آج آپ نے اس کا جواب بھیج دیا ہے۔ آج مسلم لیگ کے مختلف لیڈروں نے مسٹر جناح سے ملاقات کی۔

**نئی دہلی ۲۶ جون۔** آج کافی رات گئے مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے عارضی حکومت میں شمولیت کے فیصلے کا اعلان کر دیا۔ لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس آٹھ بجے شام شروع ہوا۔ اور قریباً بارہ بجے رات تک جاری رہا۔ مجلس عاملہ کے اجلاس سے قبل مسٹر جناح نے وائسرائے اور وزارتی مشن سے ڈیڑھ گھنٹہ تک ملاقات کی جس کے بعد وہ سیدھے نوابزادہ لیاقت علی خاں کی کوٹھی پر پہنچے جہاں مجلس عاملہ کا اجلاس شروع ہوا۔ چار گھنٹے کے غور و خوض کے بعد عارضی حکومت میں شمولیت کا فیصلہ کر دیا گیا۔

**نئی دہلی ۲۶ جون۔** عارضی حکومت کے متعلق وائسرائے اور وزارتی مشن کی سکیم کو مسترد کر دینے کے بعد کانگرس کی مجلس عاملہ نے آج صبح طویل المدت مفاہمت کے متعلق وزارتی سفارشات کی منظوری کا اعلان کر دیا۔ چنانچہ کانگرس ہائی کمان کی طرف سے تمام کانگرسی وزرائے اعظم کے نام ہدایت جاری کر دی گئی ہے کہ وہ دستور ساز اسمبلی کے لئے امیدوار کھڑے کرنے کی تیاری شروع کر دیں۔ آج صبح صدر کانگرس مولانا آزاد نے ایک طویل مکتوب وائسرائے کو لکھا۔ جس میں شرح و بسط کے ساتھ بتایا کہ کانگرسی مجلس عاملہ نے عارضی حکومت کے متعلق تجاویز کیوں مسترد کیں۔ نیز بتایا کہ مجلس عاملہ نے مستقل سمجھوتے کے متعلق وزارتی سکیم کو منظور کر لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ۶ اور ۷ جولائی کو بمبئی میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس بلایا گیا ہے جس میں مجلس عاملہ کے فیصلوں کی تصدیق کرائی جائے گی۔ جہاں تک دستور ساز اسمبلی کے لئے کانگرسی نمائندوں کے انتخاب کا تعلق ہے کانگرس غیر کانگرسی ماہرین قانون کو بھی دعوت دے گی ۱۵۰ نمائندوں میں سے چالیس سے پچاس تک ایسے ارکان منتخب کئے جائیں گے جو صوبائی اسمبلیوں کے ارکان نہیں ہیں۔ ان میں سر تیج بہادر سپرو اور ڈاکٹر جیاکر کو بھی لیا جائے گا کانگرس ماہرین آئین ساز پر مشتمل ایک مشاورتی کمیٹی بھی قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جو اہم مسائل پر دستور ساز اسمبلی کو مشورہ دے گی۔

**لاہور ۲۶ جون۔** حکومت پنجاب نے یہ خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ آئندہ میٹرک کا امتحان یونیورسٹی کی بجائے حکومت کے زیر اہتمام ہوا کرے۔ گذشتہ سال پچاس ہزار سے زائد لڑکوں نے میٹرک کا امتحان دیا تھا۔ حکومت کا خیال ہے۔ کہ اب پبلک کے مفاد کی خاطر یہ امتحان یونیورسٹی کے زیر اہتمام ہونا مناسب نہیں ہے

**ڈربن (جنوبی افریقہ) ۲۵ جون۔** کل ڈربن کے ۷۵ ہندوستانیوں نے پھر اسی مقام پر اپنا کیمپ نصب کر لیا۔ جہاں جنوبی افریقہ کے قانون کے مطابق انہیں ٹھہرنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ دہلی کی انڈین کانگرس نے جنرل سمٹس کو مطلع کر دیا ہے۔ کہ اس نے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اس علاقہ میں ڈیرہ جانے کا فیصلہ کیا ہے

**کراچی ۲۵ جون۔** سر غلام حسین ہدایت اللہ وزیر اعظم سندھ نے بتایا۔ کہ دستور ساز اسمبلی کے اجلاس قریباً ایک سال دہلی میں جاری رہینگے۔ اس کے ارکان کو قریباً ۷۵ روپے روزانہ ملا کریں گے

**روم ۲۵ جون۔** اٹلی کے ایک کسان کو ہل چلاتے ہوئے کھیت میں سے ایک بے بہا خزانہ ملا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ یہ خزانہ تین سو سال قبل از مسیح کے بادشاہوں کا ہے۔ اس میں قدیم فن لطیف کے بہترین نمونے پائے گئے ہیں۔

**واشنگٹن ۲۵ جون۔** بحری جہازوں اور سمندر پر ایٹم بم کے اثرات دیکھنے کے لئے بحرالکاہل کے ایک جزیرہ کے قریب ناکارہ بحری جہازوں پر یکم جولائی کو تجربتاً ایٹم بم گرائے جائیں گے۔ اس تجربہ کے مشاہدہ اور مطالعہ کے لئے امریکن گورنمنٹ نے بارہ ممالک کی حکومتوں کو اپنے نمائندے بھیجنے کی دعوت دی ہے۔ ان میں روس بھی شامل ہے معلوم ہوا ہے کہ جس جزیرہ کے قریب یہ تجربہ کیا جائیگا۔ وہاں کے تمام باشندوں کو کسی اور جزیرے میں منتقل کر دیا گیا ہے

**نئی دہلی ۲۵ جون۔** معلوم ہوا ہے کہ کانگرس مجلس عاملہ کے تمام رکن آئین ساز اسمبلی کے ممبر بنیں گے۔ مولانا آزاد کو غالباً صوبہ سرحد کی طرف سے منتخب کیا جائے گا۔

**شیلانگ ۲۵ جون** ایک قریبی قصبہ میں ایک مکان گر گیا۔ جس کی وجہ سے ۳۵۰ مزدور ہلاک اور سینکڑوں مجروح ہو گئے ہیں۔ سرکاری طور پر اس حادثہ کی تحقیقات کی جا رہی ہے۔

**لائلپور ۲۵ جون۔** گندم ۱۰/۱/- ۹
تادم ۹/۱۴/ گڑ ۸/-/۲۰ تا ۸/۲۱
شکر ۲۱/- تا ۸/۲۳

**لاہور ۲۵ جون۔** گڑ ۲۰/-/- تا ۲۲/-
شکر ۲۳/- تا ۲۵/-

**لاہور ۲۵ جون۔** سونا ۱۰۴/۸/-
چاندی ۱۷۵/-/- پونڈ ۶۸/۸/-
امرتسر سونا ۱۰۴/۸/-

**نئی دہلی ۲۵ جون۔** پنڈت جواہر لال نہرو نے بتایا۔ کہ وہ غالباً جون کے آخر یا جولائی کے شروع میں پھر کشمیر جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

**لنڈن ۲۵ جون۔** بیان کیا جاتا ہے کہ شہنشاہ جاپان نے پرائیویٹ طور پر اس خواہش کا اظہار کیا ہے۔ کہ وہ دستبردار ہونا چاہتے ہیں۔

**کھٹمنڈو (نیپال) ۲۵ جون** نیپال کے فرمانروا اور وزیر اعظم سر یودھا شمشیر جنگ بہادر تارک الدنیا ہو کر تاج و تخت سے دستبردار ہو گئے ہیں۔ موجودہ سپہ سالار کو آپ کا جانشین مقرر کیا گیا ہے۔

**قاہرہ ۲۵ جون۔** فلسطین کی عرب پارٹی نے ایک قرارداد کے ذریعے مفتی فلسطین کو پناہ دینے کے سلسلے میں شاہ فاروق کا شکریہ ادا کیا ہے۔ اور مفتی اعظم کو غیر مشروط وفاداری کا یقین دلایا ہے

**واشنگٹن ۲۵ جون** حکومت امریکہ نے پچاس کروڑ ڈالر چین کو بطور قرض دینا منظور کیا ہے۔ اور اپنے نمائندے کو یہ ہدایت کی ہے کہ ضرورت محسوس ہونے پر اس قرض کی ادائیگی وہ روک بھی سکتا ہے۔

**لاہور ۲۵ جون** مرزا ابو محمد سعید صاحب مرحوم کے بیٹے قاتل پریم سنگھ کا مکمل چالان زیر دفعہ ۳۰۲، ۳۰۷، ۳۴ تعزیرات ہند مسٹر کنول نین کی عدالت میں پیش ہوا۔ ملزم نے مقدمہ کسی اور ضلع میں منتقل کرانے کیلئے ہائی کورٹ میں درخواست دیدی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ اسے ضلع لاہور کی عدالتوں سے انصاف کی امید نہیں ہے۔ مقدمہ ۲۲ جولائی تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔